ایک اہم ہدایت

از

سیدنا حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

ایک اہم ہدایت

قادیان کے ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے کہ روزانہ کم از کم ایک نماز مسجد مبارک میں پڑھے

(تقریر ۹ ؍ مارچ ۱۹۴۴ء بعد نماز عصر بمقام بیت مبارک قادیان)

تشہّد ،تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

دیکھو! بعض دفعہ ایک چھوٹی سی بات ہوتی ہے مگر وہ بہت بڑے نتائج پیدا کر دیتی ہے۔ میں نے آپ لوگوں میں یہ تحریک کی تھی کہ جو لوگ قادیان آتے ہیں اُن کو روزانہ کوئی نہ کوئی نماز مسجد مبارک میں آ کر ادا کرنی چاہئے۔ قادیان کی آبادی اِس وقت بارہ ہزار ہے۔ اِس میں سے چھ ہزار اگر عورتیں نکال دی جائیں اور باقی چھ ہزار میں سے دو ہزار بچے یا بیمار یا بوڑھے اور کمزور لوگ نکال دیئے جائیں تو چار ہزار کی آبادی رہ جاتی ہے۔ چار ہزار آدمی اگر پانچ نمازوں میں تقسیم ہوں تو اِس کے معنی یہ بنتے ہیں کہ قادیان کی موجودہ آبادی کے لحاظ سے آٹھ سَو آدمی فی نماز مسجد مبارک میں آنا چاہئے۔ لیکن حال یہ تھا کہ مسجد کی دو یا تین صفوں کے بعد عموماً مسجد خالی پڑی رہتی تھی۔ اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے دلوں میں تحریک پیدا کر دیتا ہے۔ مَیں جب مسجد کی اِس حالت کو دیکھتا تو میرے دل میں گھبراہٹ پیدا ہوتی لیکن یہ بات میری سمجھ میں نہ آتی کہ میں کس رنگ میں جماعت کے سامنے تحریک کروں۔ جب خدا تعالیٰ نے مجھے اِس بات کی طرف توجہ دلائی کہ اَب اسلام کے غلبہ کا وقت آ پہنچا ہے تو وہ مختلف پہلو میرے ذہن میں آنے شروع ہوئے جو اِس غلبہ کے لئے ضروری ہیں۔ وہ بیسیوں پہلو ہیں اور کسی ایک خطبہ یا تقریر میں اُن کو بیان نہیں کیا جا سکتا۔ میرا ارادہ ہے کہ لاہور یا لدھیانہ کے جلسہ کے بعد روزانہ

مغرب اور عشاء کے درمیان مسجد میں بیٹھا کروں اور دوستوں کو اُن باتوں میں سے کچھ نہ کچھ سنایا کروں تا کہ وہ آگے کی طرف قدم بڑھا سکیں۔ انہی اُمور میں سے ایک بات یہ بھی خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالی کہ جو مقاماتِ مقدس ہوا کرتے ہیں وہ اپنے حق کا لوگوں سے مطالبہ بھی کیا کرتے ہیں اور اگر افرادِ جماعت اُن مقامات کا حق ادا نہیں کرتے تو خدا تعالیٰ کی طرف سے انہیں تنبیہہ ہوتی یا اُن پر عذاب نازل ہوتا ہے۔ پس میرے دل میں ایک یہ بات بھی آئی کہ مسجد مبارک کی صفوں کی صفیں ہر نماز میں خالی پڑی رہتی ہیں حالانکہ قادیان کی آبادی اِس وقت بارہ ہزار ہے۔ اِس کے معنی یہ ہیں کہ اِس مسجد کا ایک ایک انچ خدا تعالیٰ کے حضور زبانِ حال سے فریاد کر رہا تھا کہ یہ جماعت کہتی تو یہ ہے کہ اِس نے دنیا فتح کرنی ہے مگر حالت یہ ہے کہ وہ اُس مسجد کو بھی اَب تک آباد نہیں کر سکی جس کے متعلق خدا تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے کہ یہ برکت دینے والی جگہ ہے۔ یہ نزولِ برکات کا مقام ہے اور ہر کام جو یہاں کیا جائے گا وہ مبارک ہوگا۔ اِس بات کے کہنے والا کوئی انسان نہیں بلکہ خدا کہہ رہا ہے۔ اگر خدا ایک دفعہ بھی کسی چیز کو مبارک قرار دے دے تب بھی اُس کی برکت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ مگر یہ مسجد تو وہ ہے جسے خدا نے بار بار مبارک کہا اور نہ صرف یہ کہا کہ یہ مسجد برکت دہندہ اور نزولِ برکات کا مقام ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ ہر کام جو اِس مسجد میں کیا جائے گا وہ مبارک ہوگا۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ وہ نماز مبارک ہے جو اِس مسجد میں ادا کی جائے، وہ سجدہ مبارک ہے جو اِس مسجد میں کیا جائے، وہ قومہ مبارک ہے جو اِس مسجد میں کیا جائے، وہ تشہد مبارک ہے جو اِس مسجد میں کیا جائے، وہ سلام مبارک ہے جو اِس مسجد میں کیا جائے، وہ تکبیر مبارک ہے جو اِس مسجد میں کہی جائے اور وہ دعائیں مبارک ہیں جو اِس مسجد میں کی جائیں۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے اتنی برکتیں، اتنی عظیم الشان برکتیں نازل ہوں اور پھر انسان اِن برکات سے منہ پھیر کر چلا جائے اور کبھی چھ مہینے یا سال کے بعد اِس مسجد میں آ کر کوئی ایک نماز ادا کرے تو اِس سے زیادہ محروم اور بدقسمت انسان اور کون ہوسکتا ہے۔ اگر اِسی وقت جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوسکتا ہے کہ قادیان میں بعض ایسے لوگ موجود ہیں جو مہینوں بعد بھی اِس مسجد میں آ کر ایک نماز ادا نہیں کرتے۔ مگر اللہ تعالیٰ چونکہ ستار ہے اِس لئے ہم بھی جائزہ نہیں لیتے۔ لیکن میں یقین رکھتا ہوں کہ قادیان میں بعض ایسے لوگ موجود ہیں جو تین تین

سال سے اِس مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے نہیں آئے۔ اِس صورت میں وہ خود ہی غور کریں ان کی روحانیت کو کیا فائدہ ہو سکتا ہے؟ ابھی میں لاہور میں ہی تھا کہ مجھے ایک دوست ملے جو قادیان کے رہنے والے تھے انہوں نے اپنے متعلق ذکر کیا کہ میری حالت یہ ہے کہ جب تک مَیں قادیان میں رہتا ہوں مَیں محسوس کرتا ہوں کہ میری روحانیت ماری گئی ہے مگر جب میں باہر جاتا ہوں تو اُس وقت سلسلہ کی محبت کا ایک جوش اپنے اندر پاتا ہوں۔ میں نے اُن سے کہا آپ ٹھیک کہتے ہوں گے مجھے انکار نہیں کہ ایسا ہی ہوتا ہوگا لیکن جب حالت یہ ہے تو آپ اپنی روحانیت کو کیوں تباہ کرتے ہیں آپ باہر ہی رہا کریں قادیان میں نہ رہیں۔ تو حقیقت یہ ہے کہ محض قادیان میں آ جانے سے انسان کو برکت حاصل نہیں ہوتی بلکہ برکت اُن ذمہ واریوں کو ادا کرنے سے حاصل ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد کی گئی ہیں۔ جو شخص یہاں آ کر اِن ذمہ واریوں کو ادا نہیں کرتا وہ اگر دانستہ ایسا نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ کے عذاب میں گرفتار ہو گا۔ اور اگر نادانستہ ایسا نہیں کرتا تو گو اُسے عذاب نہ ہو مگر اُس کے دل پر زنگ ضرور لگ جائے گا۔ یہ ایسی ہی بات ہے جیسے ایک شخص جان بوجھ کر اپنے آپ کو گولی مار کر ہلاک کر لیتا ہے اور وہ خودکشی کا مرتکب سمجھا جاتا ہے لیکن دوسرا شخص خود تو اپنے آپ کو گولی نہیں مارتا ہاں غلطی سے اُس کی بندوق اُس کے ہاتھ سے اُسی کی طرف چل جاتی ہے۔ ایسی صورت میں گو وہ خودکشی کا مرتکب نہ سمجھا جائے مگر ہلاک ضرور ہو گا۔ اِسی طرح جو شخص دانستہ اِن ذمہ واریوں کو ادا نہیں کرتا وہ عذاب کا مستحق ہوگا اور جو شخص نادانستہ اِن ذمہ واریوں کو ادا نہیں کرتا وہ گو اللہ تعالیٰ کے عذاب کا نشانہ نہ بنے مگر اُس کے دل پر زنگ ضرور لگ جائے گا۔

غرض خدا تعالیٰ کی طرف سے جب میرے دل پر یہ خیال غالب آ گیا تو میں نے جماعت کے دوستوں میں تحریک کی کہ وہ یہاں آ کر نمازیں پڑھا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے اِس تحریک کو قبول فرمایا۔ چنانچہ کجا تو یہ حالت تھی کہ آج سے چار پانچ دن پہلے یہ مسجد خدا سے فریادی ہو رہی تھی کہ میرے پاس جگہ خالی پڑی ہے قادیان میں احمدی موجود ہیں مگر وہ اِسے پُر کرنے کے لئے نہیں آتے۔ تو کہتا ہے کہ اگر وہ اِس مسجد میں آ کر نماز پڑھیں گے تو اُنہیں برکت ملے گی مگر وہ اِس برکت کو لینے کے لئے تیار نظر نہیں آتے اور کجا یہ حالت ہے کہ اَب اِس کثرت سے لوگ یہاں

نمازیں پڑھنے کے لئے آ رہے ہیں کہ کل سے میں بھی سوچ رہا ہوں اور بعض دوسرے دوست بھی کہ اَب یہ مسجد اِس قابل نہیں رہی کہ سب لوگ اِس میں سما سکیں بلکہ اَب ضرورت اِس بات کی ہے کہ اِسے بڑھا دیا جائے۔ چنانچہ اِس کے نتیجہ میں پہلی برکت تو یہ نازل ہوئی ہے کہ آج ہی میں نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اِس مسجد کو پہلو کی طرف بڑھا دیا جائے۔ اِس سے اِنْشَاءَ اللّٰہُ یہ مسجد موجودہ مسجد سے دُگنی ہو جائے گی۔ مسجد کے لئے یہ جگہ سالہا سال سے خریدی جا چکی تھی لیکن جبکہ پہلے ہی مسجد کی کئی صفیں نمازیوں سے خالی رہتی ہوں تو یہ تحریک کس طرح کی جا سکتی تھی کہ اِسے اور بڑھا دیا جائے۔ مگر اَب جبکہ پرسوں سے لوگ کثرت کے ساتھ اِس مسجد میں نماز کے لئے آنے شروع ہو گئے ہیں صاف پتہ لگ رہا ہے کہ پہلے تو مسجد خدا تعالیٰ کے حضور فریادی تھی اور کہہ رہی تھی کہ خدایا! تو نے مجھے بے کس کیوں چھوڑ رکھا ہے اور آج نمازی فریادی ہیں کہ اے خدا! ہمیں اِس مسجد میں نماز پڑھنے کیلئے جگہ نہیں مل رہی تو اِس مسجد کو اور بڑھا دے تا کہ ہم اِس کی برکات سے حصہ لے سکیں۔ یہ کتنا زمین و آسمان کا فرق ہے کہ آج سے چار دن پہلے روحانی نگاہ سے فرشتے زمین کی طرف حسرت سے دیکھ رہے تھے کہ کیوں خدا کے بندے اِس مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے نہیں آتے اور چار دن کے بعد آج آسمان کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور انسان حیرت سے کہہ رہے ہیں کہ خدایا! تو ہم پر اور فضل کیوں نازل نہیں کرتا۔

میں نے بتایا ہے اِس غرض کے لئے زمین خریدی جا چکی تھی اَب اِنْشَاءَ اللّٰہُ اِس مسجد کو بڑھا دیا جائے گا۔ مَیں اپنے قلب میں ایسا محسوس کرتا ہوں جیسے خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ انکشاف ہوتا ہے۔ گو کسی الہام یا رؤیا کی بناء پر مَیں یہ نہیں کہہ رہا مگر میرا قلب یہ محسوس کرتا ہے کہ ہر شخص جو یہاں نماز پڑھنے کے لئے آتا ہے وہ سلسلہ کی ترقی کے لئے ایک نیا باب کھولتا ہے۔ ہر نماز جو وہ یہاں ادا کرتا ہے خدا کے سامنے کہہ رہی ہوتی ہے کہ اے خدا! لوگوں نے اپنی ذمہ داری ادا کر دی اَب تو اَور جگہ لا جہاں اور آدمی آئیں اور اپنے ربّ کی عبادت کریں۔ پہلے خدا تعالیٰ کو اپنے بندوں سے شکوہ تھا کہ وہ اِس مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے کیوں نہیں آتے اور کیوں اِسے خالی رکھتے ہیں اور آج بندے خدا سے یہ کہنے کا حق رکھتے ہیں کہ خدایا! ہم پر جو فرض عائد تھا وہ ہم نے پورا کر دیا اَب تو اور فضل نازل فرما اور اپنی اور زیادہ برکات سے ہمیں

حصہ عطا فرما۔ اور درحقیقت یہی انسان کی ترقی کا راز ہے۔ بندے جب اللہ تعالیٰ کے سارے فضلوں کو لے لیتے ہیں اور وہ کہتے ہیں اے اللہ! ہم پر اور فضل نازل فرما تو خدا اِن پر اور فضل نازل فرما دیتا ہے۔ وہ شخص جس کی جھولی میں روٹیاں بھری ہوئی ہوں اُسے کون خیرات ڈالتا ہے۔ جو شخص بھی اُسے دیکھے گا یہی کہے گا کہ تمہاری جیب میں تو پہلے ہی کافی روٹیاں موجود ہیں تمہیں اور خیرات کی کیا ضرورت ہے۔ لیکن جب اُس کی جیب خالی ہو تو پھر ہر شخص اُسے خیرات دینے کیلئے تیار ہو جاتا ہے۔ اِسی طرح جب تک یہاں جگہ خالی تھی اللہ تعالیٰ کے مزید فضل نازل ہونے کے لئے بظاہر کوئی محرک نہ تھا کیونکہ آدمی موجود تھے لیکن وہ توجہ سے کام نہیں لیتے تھے۔ مگر اَب جبکہ جگہ پُر ہوگئی ہے، فرشتے خدا تعالیٰ سے یہ عرض کرتے ہیں اور ہر نماز میں مَیں محسوس کرتا ہوں کہ فرشتے اللہ تعالیٰ سے یہ کہہ رہے ہیں کہ اے خدا! پہلی جگہ تو بھر گئی اَب تو اور جگہ دے جس میں تیرے اور مومن بندے آئیں اور تیری عبادت بجا لائیں۔ چنانچہ آج ہی میں نے اِس غرض کے لئے احکام جاری کر دیئے ہیں اور قریباً اتنی ہی اور مسجد اِنْشَاءَ اللّٰہُ بن جائے گی۔ یہ نئی برکت آپ لوگوں کے صرف تین دن یہاں آکر نماز پڑھنے کی وجہ سے نازل ہوئی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص مسجد بناتا ہے، خدا اُس کا گھر جنت میں بناتا ہے [1] بے شک تعمیر مسجد سے بھی جنت ملتی ہے مگر جو اپنے آنے کی وجہ سے مسجد بنواتا یا اُس کی توسیع کا موجب بنتا ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کی جنت میں اپنا گھر بنواتا ہے۔ جو شخص روپے خرچ کرتا ہے اور اُس کی وجہ سے مسجد کیلئے زمین خریدی جاتی ہے یا اینٹیں خریدی جاتی ہیں یا اور ضروریات مہیا کی جاتی ہیں وہ اگر جنت میں جا سکتا ہے تو میں نہیں سمجھ سکتا کہ اِن مومنوں کو کیوں جنت نہیں ملے گی جو مسجد میں آکر نماز پڑھتے ہیں اور جن کے نماز پڑھنے کی وجہ سے مسجد تنگ ہو جاتی ہے اور اِسے وسیع کرنا پڑتا ہے۔

تو بعض چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی ہیں مگر بڑے بڑے نتائج پیدا کر دیا کرتی ہیں۔ اِسی طرح اور بہت سی باتیں ہیں جو ابھی آپ لوگوں نے کرنی ہیں اور میں اِنْشَاءَ اللّٰہُ وقتاً فوقتاً وہ باتیں بتاتا رہوں گا جب آپ لوگ اِن باتوں کو پورا کر لیں گے تو اِس کے بعد آپ کو ترقیات ملیں گی اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کے دروازے ہماری جماعت کے لئے کھل جائیں گے۔ مگر اِس

کے لئے ضروری ہے کہ پہلے اپنے آپ کو قربانیاں کرنے کے لئے تیار کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جب قربانی کے لئے نئے راستے کھلتے ہیں تو بعض لوگ ابتلاء میں آ جاتے ہیں اِس لئے دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ثباتِ قدم عطا فرمائے اور ہمیں قربانیوں کے میدان میں ہمیشہ آگے قدم بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ ابھی ہم قیاس بھی نہیں کر سکتے کہ ہمیں کن کن مشکلات میں سے گزرنا پڑے گا۔ ہاں ہم اتنا جانتے ہیں کہ اگر ہم نے اپنے فرض کو ادا کر دیا تو وہ مشکلات ہمارے لئے لذت اور سرور کا موجب ہوں گی تکلیف اور عذاب کا موجب نہیں ہوں گی۔ وہ دنیا کے لئے عذاب ہوں گی مگر ہمارے لئے خدا تعالیٰ کے فضلوں کا پیش خیمہ ہوں گی کیونکہ مومن کا دل خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والے ابتلاؤں میں سچی راحت پاتا ہے اور وہ اِن میں اسلام اور اپنے مقصد کی کامیابی دیکھتا ہے۔ جیسے بچہ کے پیدا ہونے پر ہر ماں کو دردیں ہوتی ہیں مگر پھر بھی وہ خوش ہوتی ہے بلکہ بعض دفعہ ڈاکٹر ہدایت دے دیتا ہے کہ آئندہ بچہ نہیں ہونا چاہئے ورنہ ماں کی زندگی کو خطرہ ہوگا لیکن ماؤں کی طرف سے پھر بھی یہی خواہش ہوتی ہے کہ دعا کریں کہ ہمارے ہاں بچہ ہو جائے۔ اِسی طرح مومن کو بے شک مشکلات پیش آتی ہیں مگر اِس کی سب مشکلات اور تکلیفیں آخر میں راحت سے بدل جاتی ہیں۔

(الفضل ۶؍اپریل ۱۹۴۴ء)

۱؎ مسلم کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ باب فضل بناء المساجد